60259 ـ اگر والد فجر كى نماز مسجد ميں ادا كرنے سے منع كرتا ہو تو كيا بيٹا اس كى اطاعت كرے ؟

سوال

ميرى عمر سولہ برس ہے اور مسجد ہمارے گھر كے بہت قريب ہے، ليكن والد صاحب مجھے فجر كى نماز كے ليے مسجد نہيں جانے ديتے، اور باقى نمازيں مسجد ميں ادا كرنے ديتے ہيں، كہ مجھے خدشہ ہے آپ كو كوئى حادثہ نہ پيش آ جائے، كيونكہ ہمارے اور گھر كے مابين ايك چوراہا آتا ہے، يعنى دو سڑكيں ملتيں ہيں، حالانكہ ميں نے والد صاحب كو آيات اور احاديث پيش كر مطمئن كرنے كى كوشش كى ہے، ليكن كوئى فائدہ نہيں ہوا، تو كيا ميں ان كے علم كے بغير مسجد ميں نماز كے ليے چلا جاؤں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

ہمارے سائل بھائى ابتدا ميں ہم نماز پنجگانہ مسجد ميں ادا كرنے ميں آپ كى اس ہمت كى داد ديتے ہيں، اور اللہ تعالى سے آپ كے ليے دين پر استقامت كى دعا كرتے ہيں، اور دعا ہے كہ آپ كے والد كى جانب سے اس طرح كے تصرفات آپ كى استقامت ميں خلل پيدا نہ كريں، اور خير و ہدايت كے كاموں سے پيچھے نہ ہٹائيں.

آپ كے سوال كا جواب دينے سے قبل ايك بہت ہى اہم اور ضرورى چيز كا ذكر كرنا ضرورى سمجھتے ہيں، اور وہ درج ذيل ہے:

والدين كى اطاعت و فرمانبردارى اور ان كے ساتھ حسن سلوك فرض ہے اللہ سبحانہ وتعالى نے اپنى كتاب عزيز قرآن مجيد ميں بہت سے مقامات پر اس كى وصيت كرتے ہوئے فرمايا:

اور صرف اللہ تعالى كى عبادت كرو، اور اس كے ساتھ كسى كو بھى شريك مت كرو، اور والدين كے ساتھ حسن سلوك سے پيش آؤ النساء (36).

اور ايك مقام پر اس طرح فرمايا:

اور آپ كا رب صاف صاف حكم دے چكا ہے كہ تم اس كے سوا كسى اور كى عبادت نہ كرنا، اور والدين كے ساتھ

احسان کرنا، اگر تیری موجودگی میں ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کے آگے اف تك نہ کہنا نہ انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرنا، بلکہ ان کے ساتھ ادب و احترام سے بات چیت کرنا، اور عاجزی و محبت کے ساتھ ان کے سامنے تواضع کا بازو پست رکھنے رکھنا، اور دعا کرتے رہنا کہ اے میرے پروردگار! ان پر ویسا ہی رحم کر جیسا انہوں نے میرے پچپن میں میری پرورش کی الاسراء (23 ـ 24).

آپ کو علم ہونا چاہیے کہ آپ پر والدین کی اطاعت لازم ہے، لیکن اللہ تعالی کی معصیت و نافرمانی میں آپ ان کی اطاعت نہیں کر سکتے؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اللہ تعالی کی معصیت میں اطاعت نہیں، بلکہ اطاعت تو نیکی اور معروف میں ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6830) صحیح مسلم حدیث نمبر (1840)

اور رہا مسئلہ نماز باجماعت کا مسئلہ تو نماز باجماعت ادا کرنا فرض ہے اور والد کے لیے مکلف بیٹے کو اس سے منع کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں، بلکہ والدین کو چاہیے کہ وہ اپنی اولاد کو اس کی ترغیب دیں، اور اس پر ابھاریں، اور اگر والد بیٹے کی جانب سے اس فرض کی ادائیگی میں تقصیر اور کوتاہی محسوس کرے تو وہ اسے اس مسئولیت کی یاد دہانی کروائے جو اس پر ڈالی گئی ہے، اس ذمہ داری کے متعلق حساب و کتاب کے دن اللہ تعالی کو جواب دینا ہو گا، اس لیے وہ اپنی رعایا اور ماتحت افراد کو نیکی کا حکم اور برائی سے منع کرے، اور ان پر رب کی جانب سے جو واجبات ہیں انہیں یاد دلائے، اور اس میں سستی و کاہلی کرنے کے خطرناك انجام کو ان کے سامنے رکھے.

اور اگر والد اپنی اولاد کے حق میں کسی قسم کی کوتاہی کرتے ہوئے انہیں نیکی کا حکم نہیں دیتا، اور برائی سے منع نہیں کرتا، اور نہ ہی خیر کے کاموں کی ترغیب دلاتا، اور شر و برائی کے کاموں سے ڈراتا نہیں تو یہ والد اپنی اولاد کے حرام کاموں کے ارتکاب، اور واجبات میں کوتاہی کا ذمہ وار ہے.

اور اگر معاملہ یہاں تك پہنچ جائے کہ والد اپنی اولاد کو اللہ تعالی کے فرض کردہ واجبات سے منع کرتا ہے، تو اس وقت اللہ تعالی کی معصیت میں والد کی اطاعت و فرمانبرداری نہیں ہو گی، یا اس کے کہنے پر اللہ تعالی کا فرض کردہ کام ترک نہیں کیا جائیگا.

اگر والد بیٹے کو سب یا بعض نمازیں باجماعت ادا کرنےسے منع کرے تو یہ معصیت و نافرمانی کا حکم ہے، اس وقت اس کی اطاعت و فرمانبرداری نہیں کی جائیگی، لیکن اس کے باوجود والد کے ساتھ حسن سلوك اور نیکی کے ساتھ پیش آیا جائیگا.

آپ کا یہ سوال کہ آیا آپ چوری چھپے نماز فجر کے لیے جا سکتے ہیں؟

اس کا جواب یہ ہے کہ: ایسا کرنا آپ کے لیے اچھا اور بہتر ہو گا، لیکن آپ کے والد کے لیے اس اعتبار سے برا ہو گا کہ اسے معلوم ہی نہیں، جب تك آپ کے والد آپ کو نمازباجماعت سے منع کرتے ہیں وہ معصیت کے مرتکب ہو رہے ہیں، حتی کہ اگر آپ اس کے علم کے بغیر بھی نماز کے لیے جائیں تو وہ گناہ سے نہیں بچیں گے، کیونکہ وہ تو آپ کو برائی کا حکم دے رہے، اور نیکی سے منع کر رہے ہیں.

حتی کہ اگر آپ ان کے علم کے بغیر نماز کے لیے بھی چلیں جائیں، اس لیے آپ کو پہلے تو والد صاحب کو شرعی حکم کے ساتھ مطمئن کرنے کی کوشش کریں، اگر وہ آپ کی بات نہیں سنتے یا آپ کو چھوٹا سمجھتے ہیں تو کسی اور شخص کے ذریعہ ہی انہیں مطمئن کریں، اور اگر وہ پھر بھی قبول نہ کریں تو آپ کے لیے بغیر اجازت اور ان کے علم کے بغیر جانے میں کوئی حرج نہیں، لیکن آپ مسجد جاتے ہوئے راستے میں احتیاط سے کام لیں.

دوم:

ہم آپ کے والد کو کہتے ہیں ـ اللہ تعالی انہیں ہدایت سے نوازے ـ کہ اللہ تعالی نے ان پر بہت عظیم ذمہ داری ڈال رکھی ہے، جو کہ اپنی بیوی بچوں کی تعلیم اور نصیت کی ہے.

بخاری اور مسلم شریف کی حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تم میں سے ہر ایك ذمہ دار ہے، اور اسے اس کی رعایا کی ذمہ داری کے متعلق سوال کیا جائیگا، مرد اپنے گھر والوں کا ذمہ دار ہے، اور اسے اس کی اس رعایا کے متعلق سوال کیا جائیگا"

اور پھر اللہ تعالی نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ اپنے آپ اور اپنے اہل و عیال کو جہنم کی آگ سے محفوظ کریں.

فرمان باری تعالی ہے:

اے ایمان والو! تم اپنے آپ اور اپنے اہل و عیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں، اس پر سخت قسم کے ایسے فرشتے مقرر ہیں، جو اللہ تعالی کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے، اور وہ وہی کچھ کرتے ہیں جو انہیں حکم دیا جاتا ہے التحریم (6).

اور نماز کے حکم کے میں اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور آپ اپنے گھر والوں کو نماز ادا کرنے کا حکم دیں، اور خود بھی اس پر جما رہ ہم تجھ سے روزی طلب نہیں کرتے، بلکہ ہم خود تجھے روزی دیتے ہیں اور آخر میں بول بالا پرہیزگاری کا ہی ہے طہ (132).

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" جس نے بھی اپنے بچے کی تعلیم میں سستی کی اور تعلیم کا خیال نہ رکھا، اور بچے کو بیکار چھوڑ دیا تو اس نے بہت غلط کام کیا، اکثر بچوں کی خرابی ان کے والد کی جانب سے ہوتی ہے کیونکہ وہ ان کی تعلیم و تربیت کا خیال نہیں کرتے، اور انہیں دین کے فرائض اور سنن کی تعلیم نہیں دیتے، تو انہیں چھوٹی عمر میں ضائع کر بیٹھتے ہیں، اور خود بھی کوئی فائدہ حاصل نہیں کر پاتے، اور جب اولاد بڑی ہو جاتی ہے تو والدین کو بھی کوئی نفع نہیں دیتی " انتہی

دیکھیں: تحفۃ الودود صفحہ نمبر (229).

ہم آپ سے ایک بہت ہی اہم سوال کرتے ہیں:

آپ نماز فجر میں کہاں ہیں ؟! کیا نماز فجر کی باجماعت ادائیگی آپ پر فرض نہیں تھی؟ ! کیا آپ اپنے گھر والوں اور بچوں کے لیے قدوہ اور نمونہ نہیں بن سکتے کہ مسجد میں جاکر نماز فجر باجماعت ادا کریں ؟!

اگر آپ ایسا کرتے ہیں تو آپ نے اللہ تعالی کی جانب سے اپنے اوپر ایک واجب کی ادائیگی کی، اور مسجد میں نماز ادا کرنے پر اپنے بچے کی بھی معاونت اور مدد کی ہے، اور اس طرح آپ اس کے اکیلا مسجد جانے کے خوف سے بھی بچ جائیں گے.

اے عزیز والد آپ کو علم ہونا چاہیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا ہے کہ جو شخص نماز فجر ادا کرتا ہے وہ اللہ تعالی کے ذمہ میں ہے تو آپ ایسے شخص کے متعلق کیوں خوفزدہ ہیں جو اللہ تعالی کی ذمہ اور حفظ و امان میں ہے؟!

جندب بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس نے صبح کی نماز ادا کی وہ اللہ تعالی کی حفظ و امان اور اس کے ذمہ میں ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (657).

یہاں ذمہ سے مراد ضمانت، اور حفظ وامان مراد ہے، جیسا کہ امام نووی کا کہنا ہے.

ہماری اللہ تعالی سے دعا ہے کہ آپ کو امانت کی ادائیگی کی توفیق نصیب فرمائے، اور آپ اپنے اہل و عیال کے لیے بہترین قدوہ اور نمونہ بنیں، اور مسجد میں نمازیں ادا کرنے میں اپنے بیٹے کے ممد و معاون بنیں.

واللہ اعلم .